ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

ثاقبہ رحیم الدین کی تقاریر
SPEECHES OF SAQIBA RAHEEM UDDIN

*ڈاکٹر منزہ منور

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور

***ABSTRACT**:*

Speech helps us as a society to resolve issues in a respectful manner; it helps us get important points across and convey messages, it also helps us structure our ways of communicating. The importance of speech is giving us the ability to make situations better. Regarding the art of speech, Saqba Rahimuddin is also an orator. While she experimented in different genres of literature and enriched Urdu literature with beautiful works, she also included a collection of speeches in her pen efforts. Through this research paper, the salient aspects of Saqba Rahimuddin's speeches have been revealed.
***Keywords:** resolve issues, structure, importance,*

, اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں، کوئی بھی انسان ان نعمتوں کو شمار نہیں کر سکتا۔ پوری کائنات مختلف اور خوبصورت رنگوں سے بھری ہوئی ہے یہ سب رنگ اللہ کے کرشمے ہیں، جب اللہ نے انسان کی تخلیق کی تو انسان کو دیکھنے، سننے، سمجھنے اور بولنے کی صلاحیت دی ان سب صلاحیتوں کی بہت اہمیت ہے ہر صلاحیت کی اپنی خاص حیثیت ہے ان صلاحیتوں میں ایک صلاحیت بولنے کی بھی ہے بولنے کی صلاحیت ہی انسان کو دوسرے انسان کے قریب کرتی ہے اور انسان اپنے احساسات، جذبات کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ انسان کا ذہن نئی سوچوں اور افکار کی آماجگاہ ہے یہ سب سوچیں زبان کے ذریعے لوگوں تک پہنچتی ہیں۔ زبان کے ذریعے انسان دوسرے انسان کو سمجھنے کے قابل ہوتا ہے اس طرح ذہنی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے اور نئی نئی ایجادات رونما ہوتی ہیں۔

انسان تہذیب جیسے جیسے ارتقائی مراحل سے گزرتی گئی تہذیب نے نئے رنگ اپنا لیے جہاں اور باتوں کا سلیقہ انسانی ترقی میں شامل ہے وہاں انسان کو بولنے کا بھی سلیقہ آتا گیا۔ انسان بولنے کے لیئے خوبصورت لفظوں کا انتخاب کرنے لگا زبان کے حوالے سے بات کرتے ہوئے خلیل صدیقی اپنی کتاب "زبان کیا ہے" میں لکھتے ہیں::

> "انسان نے اپنی طویل تاریخ میں جو اکتسابات کیے ہیں ان میں انتہائی بیش بہا زبان ہے، انسان کا سب سے قابلِ تعریف کارنامہ زبان ہے، زبان زندگی کے لیے ناگزیر تو نہیں لیکن انسان سے اس کی وابستگی کچھ اس طرح ہو چکی ہے اور وہ انفرادی اور سماجی زندگی کی ایسی ضرورت بن چکی ہے کہ اس کے بغیر انسان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔۔۔ سماجی رشتے زبان کے ذریعے مستحکم ہوتے ہیں، ذہنی، تہذیبی، اخلاقی وروحانی ورثے اسی کی مرہون منت ہیں"(۱)

لفظوں کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا طریقہ بہت بعد میں رائج ہوا مگر زبانی تقریر کی روایت بہت پرانی ہے۔ ابتدا میں انسان دن بھر کی مصروفیات دوسروں تک پہنچاتا تھا۔ لیکن رفتہ رفتہ مختلف سوچ کے حامل انسان اپنے خیالات اور سوچ دوسروں تک پہنچانے لگے اور یوں بات کہنے کا فن تقریر کہلایا ہر وہ انسان جو چند لوگوں کے سامنے اپنے خیالات پیش کر سکے اور اُن کو ثابت کرنے کے لیے دلائل پیش کرے وہ مقرر کہلاتا ہے۔ اردو میں تقریر کے فن کی روایت زیادہ پرانی نہیں ہے شروع میں اس کی طرف توجہ نہیں دی گئی لیکن اب اُردو زبان وادب میں اس طرف بھی توجہ دی گئی ہے اور اس کو باقاعدہ فن کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

فنِ تقریر کے حوالے سے دیکھا جائے تو ثاقبہ رحیم الدین ایک مقرر بھی ہیں۔انہوں نے جہاں مختلف اصنافِ ادب میں طبع آزمائی کی اور اُردو ادب کو خوبصورت تخلیقات سے مالا مال کیا وہیں انھوں نے تقاریر کے مجموعے کو بھی اپنی قلمی کاوشوں میں شامل کیا۔اُجالا کے نام سے ثاقبہ رحیم الدین کی تقاریر کے دو مجموعے ہیں۔ یہ مجموعے ۱۹۷۶ء سے لے کر ۲۰۱۲ء تک تقاریر اور پیغامات پر مشتمل ہیں۔ان دونوں مجموعوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا حصہ تقاریر قلم قبیلہ (ادبی ٹرسٹ)

دوسرا حصہ تقاریر پاکستان چلڈرن اکیڈمی

تیسرا حصہ متفرق عنوانات پر تقاریر و مضامین ہیں

ثاقبہ کی تقاریر کا پہلا حصہ قلم قبیلہ ادارے میں کی گئی تقاریر پر مشتمل ہے اس میں ۹۱ تقاریر شامل ہیں۔یہ تقاریر بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ثاقبہ رحیم الدین کی تقاریر کے حوالے سے پر بات کرتے ہوئے اقصیٰ تسنیم لکھتی ہیں:

"دیگر اصناف سخن میں جس طرح ثاقبہ کے قلم نے پختگی دکھائی ہے اسی طرح فن تقریر میں بھی ان کے قلم کی روانی بخوبی محسوس ہوتی ہے۔ثاقبہ ہر فن مولا شخصیت ہیں انہوں نے فن تقریر میں اپنی علمیت ثابت کر کے دیگر مقررین پر اپنی دھاک بٹھادی ہے۔(۲)

حصہ اول کی تقاریر کے موضوعات زیادہ تر قلم قبیلہ کے حوالے سے ہی ہیں اس حصے میں قلم قبیلہ کے زیرِ اہتمام منعقد کردہ پروگراموں کے مواقعوں پر کی گئی تقاریر شامل ہیں۔ان تقاریر کے مختلف نمونے پیش کیے جاتے ہیں:

"ہر زمانے اور دنیا کے ہر حصے میں شاعر امن کے سفیر اور محبتوں کے امین ہیں شاعر تو آزادی خوشبو،رنگ اور ہوا کے سنگ سنگ سفر کرتے ہیں شاعری بے ساختہ بے لوث جذبات کا اظہار ہے رگوں میں گرم خون کی گردش کا نام ہے یادِ ماضی بھی ہے جی جان سے جینا بھی سکھاتی ہے سچی خوشیوں اور آئیڈیل معاشرے کے حصول کی کوشش کرتی ہے،بہر کیف بات میں بات جڑتی چلی جارہی ہے آج قلم قبیلہ کی چھتر تلے محبت اور دوستی کا شیوہ عام کر رہے ہیں ہم قلم قبیلہ والے مہمان شعرا اور معزز سامعین کا شکریہ ادا کرتے وقت کہہ رہے ہیں:

ع حرف سادہ کو عنایت کریں اعجاز کا رنگ۔۔۔۔۔"(۳)

تقریب رونمائی ڈاکٹر عرفان احمد بیگ کی کتاب "ڈیڑھ صدی کی ریل" کے حوالے سے اس طرح اپنی تقریر کرتی ہیں:

"ڈاکٹر عرفان احمد بیگ صاحب نے اپنے خاندانی پس منظر،بچپن ذاتی زندگی اور مسلسل تجربات کے ساتھ ساتھ تاریخ اور تحقیق کے سمندر میں ڈوب کر ڈیڑھ صدی کی ریل جیسی کتاب لکھی ہے۔ہمیں برصغیر پاک و ہند کے مختلف ذرائع آمدورفت اور معاشرت کے علاوہ خاص طور پر ریلوے کے نظام اور اس کی مختلف منازل سے آگاہی ہوتی ہے اور وہ معلومات حاصل ہوتی ہیں جو حیرت کا باعث ہیں"۔(۴)

ان مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ ثاقبہ رحیم الدین کا مطالعہ بہت وسیع ہے آپ ہر موضوع پر بات کر لیتی ہیں اور بات سے بات نکلی جاتی ہیں۔یہ صرف تقاریر نہیں بلکہ ہمارے لیے معلومات کا خزانہ ہیں۔مختصر انداز میں ایسی تقاریر کرتی ہیں کہ سامعین میں سے کوئی بھی اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا اور ثاقبہ کے خوبصورت اندازِ بیان سے محظوظ ہوتا ہے۔قلم قبیلہ صرف ایک ادارہ نہیں ہے،ایک تحریک ہے جس کے زیرِ سایہ علمی و ادبی سرمایہ ہم تک پہنچا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.1 2022

دوسرا حصہ میں پاکستان چلڈرن اکیڈمی نے حوالے سے ۱۳۲ تقاریر شامل ہیں۔ثاقبہ نے مختلف اصناف میں لکھا اور بہت خوب لکھا لیکن بچوں سے محبت اور بچوں کی کہانیاں سب سے پسند کی گئیں بچوں کی ادیبہ ہونے کی وجہ سے آپ کو مادرِ مہربان کا خطاب دیا گیا۔وہ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی بہت خواہاں ہیں اپنی کہانیوں میں بچوں کے لیے کوئی نہ کوئی نصیحت موجود ہوتی ہے۔ان کا زیادہ تر واسطہ غریب اور نادار بچوں کی پرورش سے ہے لہٰذا ان کی تقاریر میں مستحق بچوں کے حوالے سے موضوعات ملتے ہیں ثاقبہ دلائل کے ساتھ تقاریر کرتی ہیں۔ان کی تقاریر میں یہ عنصر نمایاں ہے کہ ہمیں جہاں تک ہو سکے مستحق بچوں کی مدد کرنی چاہیے۔اس حصہ کے حوالے سے نمونے کی چند تقاریر پیش ہیں:

"پاکستان چلڈرن اکیڈمی جو پاکستان کا منفرد، پرائیوٹ رجسٹرڈ فلاحی ٹرسٹ ہے ایک گلدستہ کی مانند ہے جس میں رنگا رنگ پھول دوستی اور محبت کی ڈوری میں بندھے ہوئے ہیں۔بچے ہماری زندگی کے پھول ہیں ان کے رنگ روپ اور خوشبو کو قائم رکھنا ہمارا دین، ہمارا ایمان، ہمارا راستہ ہے ماضی میں ہم اس راستے پر تنہا تھے مگر اب ایک کارواں ہے جو ہمارے ساتھ ہی۔"(۵)

ایک اور جگہ ثاقبہ رحیم الدین بچوں کی اہمیت اور ان کی تربیت کے حوالے سے اس طرح تقریر کرتے ہوئے کہتی ہیں:

"پاکستان چلڈرن اکیڈمی ساری دنیا کے بچوں کے لیے اور خصوصاً پاکستانی بچوں کے لیے محبت بھرا گھر اور سرسبز میدان ہے جو گھر اور سکول کے درمیان پھیلا ہوا ہے ہم راولپنڈی اسلام آباد مجموعی طور سے پوٹھوہار کے بچوں باہر سے آئے ہوئے بچوں کے وفود، تمام ٹیچرز اور والدین اور تمام حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہیں۔پاکستان چلڈرن اکیڈمی جو بچوں کا پرائیوٹ رجسٹرڈ ٹرسٹ تینتیس سال قبل شدید مخالف ہواؤں کی زد میں قائم کیا گیا اکیڈمی دراصل بچوں کے کردار سازی اچھا پاکستانی، سچا مسلمان اور مکمل انسان بنانے کے لیے ایک جاری و ساری تحریک کا نام ہے" (۶)

تیسرا حصے میں ۱۴۹ تقاریر موجود ہیں۔جن میں انسٹیٹیوٹ فار اسپیشل چلڈرن بلوچستان اور بہت سے قومی سطح کے تعلیمی فلاحی اداروں اور بین الاقوامی ادارے مثلاً یونیسف، بوائز اسکاوٹس وغیرہ کی تقاریب میں کی گئی تقاریر شامل ہیں۔مختلف پروگراموں میں ثاقبہ رحیم الدین نے مختلف حیثیتوں سے شرکت کی۔میزبان کی حیثیت سے اور کہیں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہیں پاکستان چلڈرن اکیڈمی کی سرپرست کی حیثیت سے اپنے ادارے کے قیام کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔متفرق موضوعات پر تقاریر میں ثاقبہ رحیم الدین کی مقتدرہ قومی زبان میں اُردو زبان کے حوالے سے تقریر بھی موجود ہے اس کے علاوہ مقتدرہ قومی زبان کے زیرِ اہتمام سیمینار کا انعقاد کیا گیا اس سیمینار کا عنوان "املا اور رموز اُوقاف کے مسائل" تھا اس میں ثاقبہ رحیم الدین نے اُردو زبان کی ترویج کے حوالے سے مختلف مسائل کی طرف بھی توجہ دلائی اس کے علاوہ اُردو زبان کو عملی طور پر ملک میں رائج کرنے کے لیے اقدامات پر بھی زور دیا۔ثاقبہ اپنے اس خطاب میں فرماتی ہیں:

"پاکستان میں سرکاری اور دفتری زبان کے طور پر اُردو رائج کرنے کے لیے وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ املا اور رموز او قاف کے یکساں اور قابلِ عمل اصول وضع کیے جائیں۔اس نقطہ نظر سے کسی طرح بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ علمی مسئلے کے طور پر تو یہ مسئلہ ایک محدود حلقہ فکر اور دائرہ بحث و نظر کا مسئلہ تھا۔لیکن جب الحمد اللہ ہمارے ملک میں اُردو کے نفاذ کا کام شروع ہو چکا ہے، ہمیں اس مسئلے کو مختلف زاویہ نگاہ سے دیکھنا ہو گا اب یہ مسئلہ عمومی اور قومی نوعیت کا ہے"(۷)

Vol. 6 No.1 2022

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

بچوں سے ثاقبہ رحیم الدین کو بے انتہا محبت ہے، اس لیے آپ نے بچوں کے لیے ۹ کہانیوں کے مجموعے تحریر کیے جن میں بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشو نما کے حوالے سے پیغام موجود ہے، بچوں کے لیے پاکستان چلڈرن اکیڈمی، آپ نے جہاں بھی تقریر کی، خطاب فرمایا بچوں کے لیے دوستی اور محبت کا پیغام عام کیا اسی طرح بچوں کے لیے ہمدرد فائونڈیشن کے زیرِ اہتمام ہونے والے سیمینار میں آپ نے ایک مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا آئو بچوں سے محبت کریں، آپ فرماتی ہیں:

"اس عنوان کی بنیاد دو لفظوں سے اُٹھی ہے یعنی محبت اور بچے یوں تو لفظ محبت کی تشریح خود زندگی کی طرح بے پایاں ہے مگر اکثر و بیشتر انسان شاید اتفاق کریں گے کہ پروردگار کی تخلیق کائنات کا مقصد مثبت تھا خدا کے محبوب ﷺ، حبیب ﷺ ہمارے پیغمبر ﷺ اور دنیا کے عظیم ترین انسان بلاشبہ مجسمہ محبت ہیں، بچے جو حیات تسلسل اور زندگی کے ارتقا کو جاری رکھتے ہیں نعمت خداوندی اور قدرت کا انمول عطیہ ہیں۔ میرے خیال کے مطابق بچوں سے محبت سے مراد صرف اپنے بچے ہی نہیں بلکہ اس دنیا کے عام بچے بھی ہیں دنیا کے بہت سے ممالک اور پاکستان میں بچوں کے مقام کو معاشرے میں منفی قوتوں اور سوچوں کے مقابلے میں دیکھیے ہزاروں بچوں کو بھوک گندگی کے ڈھیر تک لے جاتی ہے۔ یہ مجبوری ہے کہ بچے اپنے ماحول سے قدرتی انداز میں متاثر ہوتا ہے اگر ہم فی الحال اچھے گھر اور اقدار والے گھر اور والدین کا بدل پیدا نہیں کر سکتے تو کم از کم عام بچوں سے رابطہ یا رشتہ پیدا کر کے بچے کی مظلومیت کا کچھ ازالہ تو کر سکتے ہیں۔ اگر آج بھی ہم نے بچوں کے لیے دوستانہ اور محبت بھرا ماحول ادارہ یا طریقہ کار نہیں اپنایا تو ہمارے بچے انجانے پن میں مستقبل کے اندھیروں میں رہیں گے۔"(۹)

عورتوں کے حقوق کے لیے بھی آپ نے آواز اٹھائی۔ آپ کے افسانے اس کی خوبصورت مثال ہیں جس میں عورت کی محنت اُن کی قربانیاں، گھر کو آباد رکھنے کے لیے جو تکالیف برداشت کرتی ہیں اُن کی خوبصورت منظر کشی کی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے اداروں کی بھی آپ مدد کرتی رہیں جو عورتوں کے حقوق کے لیے آواز اٹھاتے ہیں۔ اس طرح کی ایک تقریب جس کا عنوان لیڈیز انڈسٹریل ہوم تھا ثاقبہ نے خطاب کیا:

"مجھے آپ کے ادارے میں کام کرنے والی خواتین اس دستکاری کے ادارے اور شوروم کو دیکھ کر بے حد مسرت ہوئی ہے، میں اُن تمام طالبات کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنھوں نے کامیابی سے اپنی تربیت مکمل کر لی اور آج اپنی اسناد حاصل کر رہی ہیں مجھے اُمید ہے یہ تربیت یافتہ طالبات ہمیشہ محنت اور عزت سے کام کرتی رہیں گی بلکہ اپنی ساتھیوں اور عزیزوں کو بھی ہنر سیکھنے کی طرف مائل کریں گی"۔(۸)

مختصر یہ کہ ثاقبہ رحیم الدین ہر فن میں مہارت رکھتی ہیں اُنھوں نے فن تقریر میں اپنی عظمت اور علمیت ثابت کر کے دیگر مقررین پر اپنی دھاک بٹھا دی ہے، ثاقبہ رحیم الدین کی تقاریر کے موضوعات میں پختگی دکھائی دیتی ہے فنِ تقریر میں دیگر اصناف کی طرح قلم کی روانگی بخوبی محسوس ہوتی ہے۔ ان کی تقاریر کے موضوعات متفرق ہیں اس لیے ان کے خیالات کو سمجھنے کا بہت اچھا موقع ملتا ہے۔ یہ مجموعہ فنِ تقریر اُردو ادب میں ایک اہم اضافہ ہے کیونکہ اس فن سے لوگ بہت زیادہ وابستہ نہیں ہیں۔ ان کے مجموعے اجالا کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ ایک اچھی مقررہ ہے ان کو تقریر کرنے کا فن آتا ہے لوگوں کو قائل کرنے اور اپنی بات سمجھانے میں بہت مہارت حاصل ہے۔ اس کی بڑی وجہ ان کا خلوص اور گہرا مطالعہ ہے اس کے علاوہ موقع کی مناسبت سے الفاظ کا چنائو کی بھی اہمیت ہے۔ جس کی وجہ سے ثاقبہ اچھی مقررہ بن گئیں۔ اُردو تقاریر کے حوالے سے جب بھی کوئی محقق تحقیق کرے گا تو اُس میں ثاقبہ رحیم الدین کا نام نمایاں ہو گا۔

حوالہ جات

1۔ خلیل صدیقی، زبان کیا ہے؟، دہلی:۱۹۹۴، شوبی آفسیٹ پریس، ۱۹۹۴، ص:۹

2۔ اقصیٰ تسنیم، مضمون: ثاقبہ رحیم الدین اور ان کا فنِ تقریر، مشمولہ: قلم قبیلہ (ثاقبہ نمبر) از ڈاکٹر فردوس انور قاضی، ص:۹۶

3۔ ثاقبہ رحیم الدین، مضمون: قلم قبیلہ مشاعرہ، مشمولہ: اجالا (جلد اول) از پروفیسر مقصود جعفری (مرتبہ)، راولپنڈی: پرنٹنگ ایوینو ہائوس، ۲۰۱۲، ص:۲۵

4۔ ایضاً، ص: ۱

5۔ ثاقبہ رحیم الدین، مضمون: قلم قبیلہ مشاعرہ، مشمولہ: اجالا (جلد اول) از پروفیسر مقصود جعفری (مرتبہ)، راولپنڈی: پرنٹنگ ایوینو ہاؤس، ۲۰۱۲، ص: ۲

6۔ ایضاً، ص: ۴۰

7۔ ایضاً، ص: ۸۵۷

8۔ ایضاً، ص:۸۷۷۔۸۸۱

9۔ ثاقبہ رحیم الدین، مضمون: قلم قبیلہ مشاعرہ، مشمولہ: اجالا (جلد اول) از پروفیسر مقصود جعفری (مرتبہ)، راولپنڈی: پرنٹنگ ایوینو ہائوس، ۲۰۱۲ص:۱۰۶۷